پاکستانی سودی بینکوں کی شاخوں کا اسلامی بینکوں میں منتقلی کے طرق کا شرعی جائزہ

A Shari'a Study of Various Practical Conversion Methods Adopted by Pakistani Banks

ڈاکٹر محمد مشتاق احمد[i] ڈاکٹر سید نعیم بادشاہ بخاری[ii] ڈاکٹر محمد عمران[iii]

Abstract

The recent success and growth of Islamic banking system in Pakistan compelled so many organizations offering conventional banking to convert into Islamic banking market. State bank of Pakistan as a regulator has permitted conventional banks to convert into Islamic banking market by adopting different methods. One of them is conversion of Conventional Banking Branches (CBB's) into Islamic Banking Branches (IBB's). The methods were first adopted by The Bank of Khyber in 2003-04. After that other banks also followed the same step by converting their existing conventional branches into Islamic banking branches. In this paper different methods adopted by various banks are discussed in detail. Guidelines issued by SBP are also elaborated. Further, the Sharī'a principles and guidelines for each method is deliberated in detail. It is observed that even though conversion is very beneficial for Islamic banking industry, the relevant Islamic principles for each method shall be adhered strictly to make it acceptable under sharī'a law.

Key words: Islamic Bank; conversion; conventional Banking, sharī'a

تعارف

عالمی سطح پر اسلامی بینکاری کی کوششوں کا آغاز ہونے کے بعد محققین 1963 میں کھولے گئے مت غمر بینک کو معلوم تاریخ کے لحاظ سے پہلا اسلامی بینک قرار دیتے چلے آرہے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں 1980ء کی دہائی میں معاشی نظام کو اسلامی اصولوں کے مطابق تبدیل کرنے کی کوششوں کا آغاز ہوا۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنی سفارشات

i اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ عربک سٹڈیز، یونیورسٹی آف سوات، سوات

ii چیئرمین، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، زرعی یونیورسٹی، پشاور

iii اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

میں اسلامی بینکوں کے لئے کچھ معاملات میں رہنمائی دی۔ سنہ 1982- 83 میں مرکزی بینک نے نفع و نقصان کے اصول کے تحت بینکاری کرنے کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا جس میں تمویلی معاملات کے لئے بھی اجارہ، مرابحہ اور بیع عینہ کے تحت معاملات کرنے کا حکم دیا۔ اس نظام کے تحت اسلامی بینکاری کرنے پر علماء کے تحفظات کی وجہ سے ان نظام کو پذیرائی نہ مل سکی۔

19 دسمبر 1999ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے تاریخی فیصلے کے بعد، پاکستان کے معاشی نظام کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے ایک کمیشن بنایا گیا۔ اس کمیشن نے اسلامی بینکاری کے کھاتوں کے لئے شراکت اور مضاربت کے عقد کو اختیار کرنے کی سفارش کی جبکہ تمویلی معاملات کو مرابحہ اور اجارہ وغیرہ کے تحت کرنے کی سفارش کی۔ اسی تسلسل میں 2002-3 میں پاکستان میں پہلے اسلامی بینک کو پاکستان میں شرعی اصولوں کے تحت کام کرنے کی اجازت ملی۔ پاکستان میں اسلامی بینکاری کو عوامی پذیرائی ملنے کے بعد اسلامی بینکاری کے طلب میں اضافہ ہوا اس اضافے کو دیکھتے ہوئے سودی بینکوں نے بھی اسلامی بینکاری کے شعبے قائم کئے جس کے تحت عوام کو اسلامی بینکاری کی سہولیات مرکزی بینک کے طے شدہ شرائط کے تحت، شریعہ ایڈوائزر اور بعد میں شریعہ بورڈ کی رہنمائی میں فراہم کی جانے لگیں۔ مرکزی بینک نے بھی اسلامی بینکاری کی ترویج میں کردار ادا کرتے ہوئے سودی بینکوں کو ان کے موجودہ سیٹ اپ میں سودی بینکوں کی شاخوں کو اسلامی بینکاری کی سہولیات فراہم کرنے کی اجازت دی اسی طرح موجودہ سودی بینکاری کے شاخوں کو اسلامی بینکاری کے شاخوں میں تبدیل کرنے کی اجازت بھی دی جس کے بعد بینک آف خیبر نے سنہ 2005 میں سودی بینکاری کے شاخ کو اسلامی بینکاری کے شاخ میں تبدیل کر دیا[1] اور پاکستان میں سودی شاخوں کو اسلامی بینکاری کے شاخوں میں تبدیل کرنے کا اغاز ہوا۔[2] اس کے بعد دوسرے بینکوں نے بھی تبدیلی کے اس طریقہ کار کا اختیار کیا مثلا بینک آف پنجاب، تقوی اسلامی بینکاری، سمٹ بینک پاکستان اور فیصل اسلامک بینک پاکستان نے بھی کنورژن کے طریقہ کار کو اختیار کرنے کے لئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان سے سودی بینکاری کے شاخوں کو اسلامی بینکاری میں تبدیل کرنے کا اجازت نامہ حاصل کیا اور بڑی تعداد میں سودی بینکاری کے شاخوں کو اسلامی بینکاری کے شاخوں میں تبدیل کیا۔[3] چونکہ کنورژن صرف نام کی تبدیلی کا نہیں بلکہ اس میں موجودہ سودی معاملات کو ختم کرنے سمیت مختلف معاملات میں اسلامی معاملات کی سہولت مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے اس لئے اس موضوع کو تحقیق کے لئے منتخب کیا گیا۔ نیز پاکستان میں اکثر اسلامی بینک سہولت کی وجہ سے صرف کھاتوں کی تبدیلی کے طریقہ کار کو اختیار کرتے ہیں اس لئے اس مقالے میں صرف اس طریقہ کار کی شرعی تحقیق کی جائے گی جس میں

صرف کھاتوں کی کنورژن ہو اور باقی معاملات کو کسی سودی برانچ میں منتقل کیا جاتا ہے۔اس کی مزید تفصیل کنورژن کے مروجہ طریقوں کے ذیل میں ذکر کی جائے گی۔

کنورژن اور اسٹیٹ بینک کے اصول وضوابط

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے کنورژن کے سلسلے میں اصولی منظوری کے ساتھ ساتھ راہنما ہدایات متعلقہ بینکوں کو دی جاتی رہیں تاہم اس سلسلے میں عمومی ہدایات کا اولین حکم نامہ مرکزی بینک کے سرکلر نمبر ۲، ۲۰۱۰ کے ذریعہ جاری ہوا۔ جس میں اصولی ہدایات جاری کی گئیں ان میں سے اہم ہدایات درجہ ذیل ہیں:

1. صرف ان برانچوں کی تبدیلی ہوگی جن کا اجازت نامہ مرکزی بینک سے حاصل کیا گیا ہو۔
2. بینکوں کے لئے ضروری ہے کہ سالانہ برانچوں کے توسیع کے پلان میں، برانچوں کی تبدیلی کا مکمل پلان مرکزی بینک کو بروقت جمع کریں۔
3. یہ پلان تمام تفصیلات پر مشتمل ہو جس میں کنورژن کا طریق کار تفصیل سے ذکر کیا گیا ہو۔اور یہ پلان شرعی نگران سے منظوری کے بعد مرکزی بینک میں جمع کیا جائے۔
4. کنورژن پلان میں مجوزہ برانچ،اور اس برانچ میں موجودہ کھاتوں اور سہولیات کو اسلامی کھاتوں میں تبدیلی کا طریقہ کار موجود ہونا ضروری ہے۔اسی طرح اگر کوئی گاہک اسلامی بینکاری میں نہیں آنا چاہتا تو اس کو بینکنگ خدمات مہیا کرنے کا طریقہ کار بھی جمع کیا جانا چاہئے۔
5. مرکزی بینک سے منظوری کے بعد بینک اس برانچ کو اسلامی بینکاری برانچ میں تبدیلی کا عمل شروع کرسکتا ہے جس کے بعد اس برانچ کے لائسنس کے لئے بھی مرکزی بینک سے رجوع کرسکتا ہے۔

انہی ہدایات کے تسلسل میں مرکزی بینک کی جانب سے ۲۰۱۷ میں کنورژن کے لئے تفصیلی راہنما ہدایات جاری کی گئیں، جو شاخوں کو اسلامی کرنے سے لے کر مکمل بینک میں سودی بینکاری کے خاتمے اور اسلامی بینکاری کے لئے مختص کرنے لئے اصول وضوابط بیان کئے گئے۔

2 جنوری 2020 کو مرکزی بینک نے تبدیل شدہ برانچوں کی شاخوں میں کام کرنے والے افراد کے لئے دوسرے کورسز کے ساتھ ساتھ، کم از کم ۵ دن کی اسلامی بینکاری کی تربیت (چالیس گھنٹے) کو لازمی قرار دیا تاکہ ان کو

اسلامی بینکاری کے اصولوں کا تعارف ہو سکے۔ اسی طرح ان کے لئے ۳دن کا ریفریشر کورس بھی منعقد کرنا لازمی قرار دیا[4]۔

سودی برانچوں کی اسلامی بینکاری میں تبدیلی کے مختلف طریقہ کار:

اس طریقہ کار کو سمجھنے سے پہلے اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ بینکوں میں کچھ معاملات تو سرمائے کی بنیاد پر ہوتے ہیں جبکہ بعض معاملات میں ابتدائی طور پر سرمائے کا عمل دخل نہیں ہوتا، لیکن ان میں کسی موقع پر بینک کے سرمائے کی ضرورت پڑ سکتی ہے جیسے ضمانات، کفالات وغیرہ جبکہ کچھ ایسے معاملات ہوتے ہیں جن میں سرمائے کا عمل دخل بالکل نہیں ہوتا جیسے فیس یا بل وغیرہ جمع کرنے کی سہولت مہیا کرنا کہ جن میں بینک فقط اپنی خدمات فراہم کرتا ہے اور اس کے بدلے میں مخصوص فیس وصول کرتا ہے۔

جن معاملات کی بنیاد سرمائے پر ہوتی ہے اس کے تین مراحل ہوتے ہیں :

1. بینک کی جانب سے کھاتے داروں سے فنڈز کو جمع کیا جاتا ہے۔ جن میں سے کچھ رقوم تو کرنٹ اکاونٹ یعنی جاری کھاتوں کی بنیاد پر لئے جاتے ہیں۔ جبکہ کچھ رقوم نفع و نقصان یا سود کی بنیاد پر جمع کی جاتی ہیں۔

2.: ڈیپازیٹرز سے جمع شدہ فنڈز کو اپنے فنڈز سے ملا کر مختلف تجارتی سرگرمیوں میں سرمایہ کاری کی جاتی ہے۔

3. اس سرمایہ کاری کے نتیجے میں حاصل ہونے والے منافع کو، بینک اپنا حصہ الگ کر کے، ڈیپازیٹرز میں تقسیم کرتا ہے۔

درجہ بالا امور کو کو مدِ نظر رکھتے ہوے مختلف بینکوں نے اپنی سہولت کے مطابق موجودہ سودی بینکاری کے برانچوں کو اسلامی برانچوں میں تبدیل کرنے کے لئے مختلف طرقہائے کار اختیار کیے، جن کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

پہلا طریقہ کار

اس طریقہ کار کے تحت پہلے سے جاری مروجہ (سودی) بینکاری کے شاخوں کی تمام تر ذمہ داریاں اور سرمایہ کاری کو انہی مروجہ بینکاری کی شاخوں میں منتقل کر دیا جاتا ہے اور اس نئے شاخ میں اسلامی بینکاری کے مطابق صرف نئے کھاتے کھولے جاتے ہیں اور اسلامی اصولوں کے مطابق سرمایہ کاری کی جاتی ہے۔ اس طریقہ میں از سرِ نو اسلامی بینکاری کے مطابق کام شروع کیا جاتا ہے اور مروجہ سودی بینکاری کی شاخوں کو اسلامی بینکاری کے شاخوں میں، پہلے سے موجود کھاتوں سمیت منتقل نہیں کیا جاتا۔ گویا کہ صرف سودی بینکاری کے شاخ کا لائسنس اسلامی بینکاری کے لائسنس میں تبدیل کر دیا جاتا

ہے اور سٹیٹ بینک آف پاکستان کی ہدایات کے مطابق اس نئے شاخ میں، جو اسلامی بینکاری کی شاخ میں تبدیل کی گئی ہے، کسی قسم کی سودی معاملات پر پابندی ضروری ہوتی ہے۔[5] یہ طریقہ کار سلک بینک لمیٹڈ پاکستان اور سمٹ بینک لمیٹڈ پاکستان کے کچھ برانچوں کے کنورژن میں اختیار کیا گیا۔[6]

دوسرا طریقہ کار

اس طریقہ کار میں مروجہ سودی بینکاری کے کھاتوں کو اسلامی بینکاری کے کھاتوں میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ مروجہ سودی بینکاری کی شاخوں میں پہلے سے موجود کھاتے داروں کی رقم کو زیادہ سے زیادہ اسی شاخ میں باقی رکھنے کی خاطر، ڈیپازیٹرز اور کھاتے داروں یعنی اکاونٹ ہولڈرز کو، سٹیٹ بینک آف پاکستان کی ہدایات کے مطابق،[7] چار ہفتے پہلے مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو سودی بینکاری کے شاخ میں موجود اپنے کھاتوں کو اسلامی بینکاری کے عقد میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ چار ہفتوں کے اندر ان کھاتہ داروں کی مرضی معلوم کی جاتی ہے اور اسلامی بینکاری کے اکاونٹس کے اصول وضوابط اور متعلقہ فارمز پر ان سے دستخط لئے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ کار بینک آف پنجاب، تقویٰ اسلامک بینکنگ نے سودی شاخوں کو اسلامی شاخوں میں تبدیل کرتے ہوئے اختیار کیا۔[8]

اگر کوئی ڈیپازیٹر اپنے اکاونٹ کو مروجہ سودی کھاتہ سے اسلامی بینکاری کے تحت کھاتہ میں منتقل کرنے پر راضی نہ ہو تو اس کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ یا تو اپنی موجودہ رقم بینک سے نکال کر لے جائے یا اس کے موجودہ اکاونٹ کو بینک کے دوسرے مروجہ سودی شاخ میں منتقل کیا جائے گا۔

تیسرا طریقہ کار

کچھ بینکوں نے کنورژن کے ایک اور طریقہ کار کو اختیار کیا۔ انہوں نے سودی بینکاری کے شاخوں میں ہونے والے تمام معاملات کو اسلامی بینکاری میں تبدیل کر دیا یعنی کھاتوں سے لے کر سرمایہ کاری اور ضمانات وکفالات کے تمام معاملات کو سودی طریقہ کار سے اسلامی طریقہ کار میں تبدیل کر دیا۔

شرعی تکییف و تجزیہ

پہلا طریقہ جس میں سودی برانچ کے تمام معاملات اس برانچ سے کسی سودی شاخ میں منتقل کر دئے جاتے ہیں اور اس برانچ کو اسلامی معاملات کے لئے خاص کر دیا جاتا ہے، چونکہ یہ طریقہ کار بالکل سادہ ہے کیونکہ اس میں فقط سودی بینکاری کے برانچ میں اسلامی بینکاری کے اصولوں کے تحت کام شروع کر دیا گیا اور سودی بینکاری کے معاملات کو دوسرے سودی بینکاری کے شاخ کیطرف منتقل کر دیا گیا۔

تاہم اس صورت میں یہ یقینی بنانا ضروری ہے کہ اسلامی بینکاری شروع کرنے سے پہلے، اس شاخ میں پہلے سے موجود سودی اکاونٹ اور سودی معاملات دوسرے مقررہ سودی شاخ میں منتقل ہو جائیں۔

دوسرا طریقہ: صرف سودی کھاتوں کی تبدیلی

اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پہلے سے موجود سودی شاخ کے صرف سودی کھاتوں کو اسلامی کھاتوں میں تبدیلی کا عمل سرانجام دیا جاتا ہے، جبکہ دوسرے معاملات یعنی سود پر دئے گئے قرضہ جات، ضمانات اور کفالات کے معاملات کو نہیں چھیڑا جاتا بلکہ ان کو متعین شدہ سودی بینکاری کے شاخ میں منتقل کیا جاتا ہے۔

محققین علماء کے ہاں بینکوں میں وصول ہونے والے ڈپازٹس دو بڑے حصوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔

(الف) کرنٹ اکاونٹ یا جاری کھاتے جن پر کھاتے دار کوئی اضافی رقم نہیں ملتی۔

(ب) وہ کھاتے جن پر بینک کھاتے دار کو اضافی رقم دیتا ہے۔[9]

کرنٹ اکاؤنٹ کی تبدیلی

کرنٹ اکاؤنٹ میں رکھی جانے والی رقم کی بنیاد قرضِ حسنہ ہے، چاہے وہ سودی بینک میں ہو یا اسلامی بینک میں! کیونکہ قرض کسی کو کوئی اثاثہ یا نقد رقم اس شرط پر مہیا کرنا ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے اور مطالبے پر اُس چیز یا رقم کو اتنی ہی مقدار میں واپس کر دے۔[10]

جاری کھاتے میں بھی یہی صورتحال ہوتی ہے کہ اس میں اکاونٹ ہولڈر کو اس کی رقم کی حفاظت کی ضمانت دی جاتی ہے اور مطالبے پر اس کو اس کی رقم بغیر کسی اضافے کی واپس کی جاتی ہے۔

تاہم ان اکاونٹس کی اسلامی بینکاری میں تبدیلی کے بعد ان پر شریعت کے اصول لاگو ہوں گے۔ مثلاً قرض حسنہ کے ساتھ متعلقہ شرائط میں سے اہم شرط یہ ہے کہ قرض حسنہ کی بنیاد پر دی جانے والی رقم پر کوئی اضافہ یا اضافی خدمات کا مطالبہ کرنا یا رواج کے تحت کوئی اضافہ یا اضافی خدمات وصول کرنا جائز نہیں۔ ارشاد ہے:

«كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً، فَهُوَ رِبًا[11]»

"ہر وہ قرض جو منفعت لے کر آجائے تو وہ سود ہے۔"

اسلامک فقہ اکیڈمی کی قراردادوں میں بھی جاری کھاتوں کو قرض حسنہ شمار کیا گیا ہے، چنانچہ اکیڈمی نے اپنے قرارداد نمبر 86/3/95 یوں قرار دیا:

"کرنٹ اکاؤنٹ کو شرعی طور پر قرض تصور کیا جاتا ہے اس لئے کہ جب سے بینک اس رقم کو وصول کرتا ہے تو اس کی حفاظت کرنا اور ڈیپازیٹر کے مطالبہ پر اس کی ادائیگی کو یقینی بنانا، بینک کی اولین شرعی ذمہ داری ہوتی ہے[12]۔"

مذکورہ بالا حدیث اور اسلامک فقہ اکیڈمی کے فقہائے کرام کی آراء کے مطابق، یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ کرنٹ اکاؤنٹ والے کھاتے دار کو اس قرض کے بدلے، کسی بھی قسم کا منافع یا اضافی خدمات نہیں دئے جائیں گے۔ اس لئے اگر بینک کے اس سودی شاخ کی اسلامی شاخ میں تبدیلی سے پہلے، کسی جاری کھاتے والے کسٹمر یعنی کرنٹ اکاونٹ ہولڈر کو مفت اضافی خدمات value added services دی جارہی تھیں جو صرف کرنٹ اکاونٹ ہولڈرز کے لئے مخصوص تھیں، تو شاخ کی اسلامی بینکاری میں تبدیلی کے بعد یہ اضافی خدمات ان کھاتے داروں کو مہیا نہیں کی جائیں گی۔ البتہ سٹیٹ بینک آف پاکستان نے اپنے شریعہ بورڈ کی رہنمائی میں صرف ایک صورت میں اس کی اجازت دی ہے کہ اگر بینک اپنے تمام کے تمام اکاؤنٹ ہولڈر یعنی کرنٹ اور پی ایل ایس اکاونٹ ہولڈرز کو بلا تفریق فقط تعلق کی بنیاد پر یہ سہولت فراہم کرتی ہے تو کرنٹ اکاؤنٹ والے کو بھی یہ سہولت دی جاسکتی ہے ورنہ نہیں[13]۔

سودی اکاؤنٹ کی تبدیلی کا عمل

کنورژن کے لئے مخصوص شاخ کی اسلامی بینکاری کے تحت آنے کے بعد، اس طرح کے تمام سودی اکاؤنٹس سرمایہ کاری کے اکاؤنٹس Investment account holders (IAH) شمار کئے جائیں گے اور سرمایہ کاری کا وقت شروع ہونے سے پہلے، اعلان شدہ منافع کے تناسب کے مطابق، نفع و نقصان میں ان کا اپنا حصہ ہوگا۔ اس لئے کہ یہ سودی

اکاؤنٹس ،اپنے کھاتے داروں کی مرضی کے مطابق، مضاربہ یامشارکہ اکاؤنٹس میں تبدیل کئے جائیں گے کیونکہ اسلامی بینکاری میں(Profit and Loss Sharing (PLS اکاؤنٹس، مضاربہ یاشراکت کی بنیادپر قبول کئے جاتے ہیں۔

شرکت اور مضاربت

شرکت کامطلب ہے مشترکہ طورپرایساکاروبار کرنا،جس میں ہر شریک نفع ونقصان دونوں کومشترکہ طورپر برداشت کرتاہے[14]۔اسلامی بینکاری میں نفع و نقصان کے کھاتے شرکت یامضاربت کے عقد کے تحت وصول کئے جاتے ہیں۔

مضاربہ کاروبار کی ایسی قسم ہے جس میں ایک شخص اپناسرمایہ دوسرے شخص کوکاروبار کے لئے دے دیتاہے اوردونوں منافع کے کسی ایک تناسب پر باہمی رضامندی سے متفق ہوتے ہیں۔سرمایہ دینے والے کورب المال اور سرمایہ کو عملی طورپراستعمال کرنے والے کو مضارب کہتے ہیں[15]۔

اسلامی بینکاری میں PLSکاؤنٹ ہولڈر یاتومشارکہ کی صورت میں بینک کاشریک ہوتاہے اوریامضاربہ کی صورت میں بینک کے لئے رب المال ہوتاہے۔ان دونوں صورتوں میں بینک بالترتیب یاتوشریک ہوتاہے اوریابطور مضارب کام کرتاہے[16]۔اسلامی بینکاری کے تحت کام کرنے والی شاخیں کبھی بھی پہلے سے طے شدہ متعین اور مقرر شدہ رقم ادانہیں کرتے بلکہ وہ مشارکہ یامضاربہ کے تحت رقوم وصول کرکے کاروباری سرگرمیوں سے کمائے گئے منافع کو پہلے سے طے شدہ تناسب سے ہر شریک یادوسری صورت میں ہر رب المال کواپناحصہ نفع یانقصان دیتے ہیں[17]۔

اسی وجہ سے مروجہ سودی اکاؤنٹ کی اسلامی بینکاری والی اکاؤنٹ میں تبدیلی کے بعدان کھاتے داروں کو متعین اضافی رقم ادانہیں کی جائے گی بلکہ ان کے ساتھ شرکت یامضاربت کے معاہدے(اکاونٹ کھولنے کامعاہدہ) پر دستخط کے بعدبینک،شریعہ مشیر یاشریعہ بورڈ کی رہنمائی میں ان رقوم کی سرمایہ کاری کرکے حاصل شدہ منافع کوپہلے سے مقررہ تناسب سے ان کھاتے داروں میں تقسیم کرے گا۔

اس طریقہ کارمیں یہ ضروری ہے کہ کنورژن والی شاخ میں کاروبارشروع کرنے سے پہلے،توازن weightagesاور نفع کے تناسب کااعلان کیاجائے۔تاکہ شرکاءیاارباب اموال کومنافع میں تناسب کاعلم ہو۔[18]البتہ اس

بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ نقصان کو سرمایہ کے تناسب سے تقسیم کیا جائے گا اور نفع کو باہمی رضامندی کے ساتھ مقرر کردہ تناسب کے اعتبار سے تقسیم کیا جائے گا۔ جیسے کہ علامہ وہبہ الزحیلی فرماتے ہیں:

المضاربة: هي أن يدفع المالك إلى العامل مالاً ليتجر فيه، ويكون الربح مشتركاً بينهما بحسب ما شرطا وأما الخسارة فهي على رب المال وحده، ولا يتحمل العامل المضارب من الخسران شيئاً وإنما هو يخسر عمله وجهده[19].

"مضاربت کا مطلب یہ ہے کہ مال کا مالک کسی کام کرنے والے کو مال دے دے تاکہ وہ اس پر کاروبار کرے اور منافع دونوں کے مابین جیسے وہ متفق ہو چکے ہوں، مشترک ہو گا اور نقصان صرف رب المال کے اوپر ہو گا اور کام کرنے والا نقصان میں سے کچھ بھی برداشت نہیں کرے گا صرف اس کی کوشش اور محنت کا نقصان ہو گا۔"

ٹرم ڈیپازٹ سرٹیفیکیٹ: مخصوص مدت کی سرمایہ کاری کے سرٹیفیکیٹ کی کنورژن

ٹرم ڈیپازٹ سرٹیفیکیٹ یعنی مخصوص مدت کے لئے جاری شدہ سرمایہ کاری کی سند، عام سرمایہ کاری سے فقط مدت اور منافع یا سود کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ کیونکہ عام سرمایہ کاری میں اکاونٹ ہولڈر کو رقم نکالنے کی صورت میں کٹوتی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اور نہ ہی اس پر رقم نہ نکالنے کی پابندی ہوتی ہے۔ جبکہ ٹرم ڈپازٹ چونکہ ایک مخصوص مدت کے لئے جاری کئے جاتے ہیں اس لئے اس وقت سے پہلے ان رقوم کو نکالنے کی اجازت نہیں ہوتی اور اگر کوئی نکالنا چاہے تو اس صورت میں اس سے کٹوتی یا جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

اسلامی بینکاری میں بھی طویل مدتی سرٹیفیکیٹس کے اجراء کا تصور موجود ہے۔ یہ دستاویزات شرکت و مضاربت کی بنیاد پر جاری کئے جاتے ہیں[20]۔ تاہم مروجہ سودی بینکاری سے اسلامی بینکاری میں تبدیلی کے عمل میں ان سرٹیفیکیٹس کو اسلامی سرٹیفیکیٹس میں براہ راست تبدیل نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس سرٹیفیکیٹ کے حامل کو یہ دستاویزات وقت سے پہلے نکال کر اسلامی دستاویزات میں سرمایہ کاری کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ اس صورت میں وقت سے پہلے ان سودی سرٹیفیکیٹس سے رقوم نکالنے پر جرمانہ ادا نہ کرنے کی سہولت دی جاتی ہے تاکہ کسٹمر اسلامی برانچ میں اسلامی سرٹیفیکیٹس میں سرمایہ کاری کرے۔

اسی تبدیلی کی تاریخ سے ان حضرات کو اسلامی اسناد جاری کئے جاتے ہیں لیکن تبدیلی کے بعد ان کو کسی قسم کا متعین نفع ادا نہیں کیا جاتا۔ TDR;s holder کی عدم رضامندی کی صورت میں، یعنی اگر وہ لوگ اپنے اسناد کو کیش کر کے اسلامی اسناد نہیں لینا چاہتے، تو ایسی صورت میں ان کے TDR;s کسی منتخب سودی شاخ میں منتقل کئے جائیں جاتے ہیں۔

تیسرا طریقہ کار: سودی شاخ کے تمام معاملات کی اسلامی معاملات میں تبدیلی

اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ سودی شاخ کے تمام معاملات کو اسلامی معاملات میں تبدیل کرنے کا عمل اختیار کیا جاتا ہے۔ کھاتوں کی تبدیلی کے لئے تو ذکر شدہ طریقہ کار کو اختیار کیا جاتا ہے جبکہ سود پر دی گئی رقوم کی اسلامی معاملات میں منتقلی کے لئے درج ذیل معاہدات استعمال کئے جاتے ہیں۔

الف:Sale & Lease Back فروخت کرکے دوبارہ کرایہ پر حاصل کرنا (اگر قابل کرایہ اثاثے گاہک کے پاس موجود ہوں)

اس طریقہ کار کے تحت بائع اپنے پہلے سے موجود اثاثے بینک کے ہاتھ فروخت کرلیتا ہے جس کے بدلے میں اس کو رقم مل جاتی ہے اور اس رقم سے وہ سودی قرضہ اتار لیتا ہے اور پھر اسی فروخت شدہ چیز کو ایک خاص وقت تک استعمال میں لانے کے لئے اسلامی بینک سے علیحدہ طور پر اجارہ کا معاملہ کرتا ہے۔

عام حالات میں اس معاملے سے بچنے کا کہا جاتا ہے تاہم کنورژن کے لئے اس معاملہ کو استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے تاہم Sale & Lease Back کی صورت میں یہ اطمینان کرنا چاہیے کہ یہ محض کاغذی کارروائی نہ ہو بلکہ حقیقی طور پر بیع کو ملکیت کے تمام لوازمات کے ساتھ سرانجام دیا جائے۔اسی طرح اجارہ بھی اپنے پورے شرعی لوازمات کے ساتھ سرانجام دیا جائے جس میں خطرے کی منتقلی بھی شامل ہو۔(AAOIFI) نے اس کی اجازت یوں دی ہے:

> "An asset may be acquired from a party and then leased to that party. In this case, the Ijarah transaction should not be stipulated as a condition of the purchase contract by which the institution acquires the asset"
>
> "ایک چیز کسی ایک فریق سے خرید کر حاصل کرکے دوبارہ اسی فریق کو کرایہ پر دی جاسکتی ہے۔بشرطیکہ بیع اور اجارہ کا معاملہ ایک دوسرے کے ساتھ مشروط نہ ہو[21]۔"

تاہم سٹیٹ بینک آف پاکستان نے مخصوص صورتوں میں جہاں اس کی اجازت دی ہے وہاں پر پہلے سے شریعہ ایڈوائزر کا اجازت نامہ ضروری قرار دیا گیا ہے[22]۔اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ اجارہ کی ملکیت اجارہ دار کو اجارہ کے ایک سال پورا ہونے سے پہلے منتقل نہ ہو[23]۔

ب: فریقِ ثالث کا مرابحہ

اگر کلاینٹ کے پاس ایسے اثاثے نہ ہوں جن کو بینک خرید کر دوبارہ اس کو اجارہ پر دے دئے جائیں تو اس صورت میں بعض محققین نے مروجہ سودی بینکاری سے اسلامی بینکاری میں تبدیلی کے ابتدائی ادوار میں یہ تجویز دی کہ تبدیلی کے لئے فریقِ ثالث کا مرابحہ کے طریقہ کار کو اختیار کرنا چاہئے۔

اس طریقہ کار کے مطابق گاہک کے پاس موجود کوئی بھی چیز تیسرا فریق خرید لیتا ہے جس سے بینک خرید کر اس کو پھر اسی گاہک کو مرابحہ موجلہ کے طور پر فروخت کر دیتا ہے۔ اس طریقہ کار کے مطابق گاہک کو پیسے مل جاتے ہیں جس سے وہ سودی قرض سے چھٹکارہ پالیتا ہے جبکہ اسلامی بینک نے جو چیز اس پر بیچی ہوتی ہے اس رقم کی ادائیگی وہ قسطوں میں کرتا رہتا ہے۔

ان محققین علماء نے صرف مروجہ سودی بینکاری سے اسلامی بینکاری میں منتقلی کے عمل کو آسانی سے مکمل کرنے کے لئے ایک دفعہ اس کی اجازت دی تھی۔[24] تاہم بعد میں اس عمل پر نظرثانی کی گئی اور ماہرین شریعت کے تحفظات کی بناء پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ مروجہ سودی بینکاری سے اسلامی بینکاری میں منتقلی کے لئے صرف اجارہ ماڈل کو اختیار کیا جائے گا[25]۔

خلاصہ اور سفارشات

اگرچہ کنورژن ایک ایسا عمل ہے جس کی وجہ سے سودی بینکوں کو اسلامی بینکاری کے معاملات شروع کرنے میں نسبتاً آسانی محسوس ہوتی ہے نیز اس میں اسلامی بینکاری کو بھی یقینی طور پر یہ فائدہ ملتا ہے کہ اضافی خرچ کئے بغیر پہلے سے موجودہ برانچ اس کے کھاتوں سمیت مل جاتی ہے جس پر بصورت دیگر اسلامی بینکاری کا خرچہ اور وقت لگتا اس لئے مزید سودی بینکوں کو بھی اس عمل سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ تاہم اس حوالے سے بینکوں کے موجودہ عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل اقدامات کی سفارش کی جاتی ہے:

Human Resource کی تربیت وترقی

اسلامی بینکاری میں تبدیل شدہ برانچ کا دفتری عملہ، چونکہ ہراول دستہ ہوتا ہے جن کو ہر قسم کے سوالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور منتخب شاخوں کے تمام دفتری عملے کی اسلامی بینکاری کے مبادیات کے حوالے سے باقاعدہ تربیت کے بغیر، تبدیلی کا یہ عمل اپنے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر سکتا بلکہ بعض اوقات یہ لوگوں کے مابین زیادہ غلط فہمیاں پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے، علاوہ ازیں تبدیل شدہ شاخوں کا تعلق کئی ایک دوسرے شعبہ جات کے ساتھ بھی ہوتا ہے جیسے کہ رسک

مینجمنٹ، کریڈٹ ایڈمنسٹریشن، انفارمیشن ٹیکنالوجی، مروجہ سودی بینکوں کے کمپلائنس اور آڈٹ ڈیپارٹمنٹس۔ ان شعبہ جات کے سرکردہ افسروں کی اسلامی بینکاری کے مبادیات کے حوالے سے باقاعدہ تربیت کے بغیر، اسلامی بینکاری کے تحت کام کرنے والے شاخوں کے معاملات کا اسلامی اصول و قواعد کے تحت سے چلنا آسان نہیں۔

سرمایہ کاری کے شعبہ کا اسلامی بینکاری کے تحت منتقل ہونا

سودی بینکاری کے شاخوں سے اسلامی بینکاری کے تحت منتقل شدہ شاخوں میں سرمایہ کاری کے محدود طرق موجود ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان منتقل شدہ شاخوں کو اس برانچ میں موجود سودی credit portfolio کو کنورژن کے بجائے دوسرے سودی برانچوں میں منتقل کرنا پڑتا ہے۔

یہ تجویز دی گئی ہے کہ اسلامی بینکاری کے ماہرین، شریعہ مشیروں کے ساتھ مل کر ان معاملات کی اسلامی بینکاری میں منتقلی کے لئے مزید پراڈکٹس تیار کریں تاکہ اسلامی بینکاری کو مزید فائدہ حاصل ہو۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی

انفارمیشن ٹیکنالوجی کا میدان موجودہ بینکاری نظام میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ بہترین انفارمیشن ٹیکنالوجی کے بغیر بینک کا کوئی بھی شعبہ، مروجہ سودی بینکاری سے اسلامی بینکاری میں منتقلی کے بعد اپنے مطلوبہ اہداف کو حاصل نہیں کر سکتا، چاہے وہ ڈیپازٹ ہو، سرمایہ کاری ہو، آمدن و اخراجات ہوں یا pool management ہو۔ اس لئے اس میدان میں جدید سے جدید تر ٹیکنالوجی کا حصول کنورژن کے طریقہ کار کو انتہائی سہل بنا سکتا ہے۔

حواشی و حوالہ جات

1: Introduction of Islamic Banking in the bank of Khyber, retrieved from, http://www.bok.com.pk/islamiCBB'SB'sank.htm dated 05/03/2020.

2: KAP Study, Knowledge, Attitude and Practice of Islamic Banking in Pakistan, Joint of SBP and UK Department for International Development,ppg 3 http://www.sbp.org.pk/publications/KAPStudy.pdf (accessed on dated 05/03/2020).

3 SBP permit summit to transform، ماخوذاز 13 جنوری 2014، گوروفنانس،

http://www.financeworld.pk/sbp-permitted-summit-bank-to-transform-into-islamic-bank.dated 05/03/2020

4 http://www.sbp.org.pk/ibd/2020/CL1.htmaccessed on dated 05/03/2020

5 SBP-IBD،2003،،1سرکلر نمبر. www.SBP.org.pk (accessed on dated 05/03/2020)

6 http:// www.silkbank.com.pk/ pdf/eib_ notice. pdf accessed on dated 05/03/2020 سلک بینک لمیٹڈ، پبلک نوٹس، 13اگست2012،

7 www.SBP.org.pk accessed on dated 06/03/2020 :سٹیٹ بینک آف پاکستان سرکلر نمبر2, 2010

8 Consent letter to customers. ،2013،. https://www. bop.com.pk/ view. aspx? id=42accessed on dated 06/03/2020.

محمد تقی عثمانی،2010، "An Introduction to Islamic Finance."

https://attahawi.files.wordpress.com/2010/01/an-introduction-to-islamic-finance.pdf (accessed on dated 06/03/2020)

10 محمد عمر چاپڑہ، دی اسلامک فاؤنڈیشن، نیروبی، Towards A Just Monetary System1985،

11 أبي شيبہ ،أبو بكر بن، عبدالله بن محمد، المصنف فی الأحاديث والآثار(بیروت: مكتبہ الرشد، الرياض، 1409)باب مَنْ كَرِهَ كُلَّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً، حدیث(20690)

12 Resolutions and Recommendation of the Council of Islamic Fiqh Academy, اسلامک فقہ اکیڈمی، جدہ، اسلامک دویلپمنٹ بینک، 1985- 2000ء، 2000

13 SBP-IBDسرکلر نمبر،1،2014،www.SBP.org.pk (accessed on dated 06/03/2020)

14 ابن منظور، ابوالفضل محمد بن مکرم، لسان العرب(بیروت، دار صادر، 1972ء)ص: 241

15 المرغينانی، أبوالحسن علی بن أبی بکر برہان الدين، الہدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی (لبنان: داراحیاء التراث العربی، بیروت(س۔ن) 3: 200

16 عثمانی، محمد عمران، دارالاشاعت، کراچی، 2002، ص81- Meezan Bank guide to Islamic Banking98

17 وہبہ، الزحیلی، الفقہ الاسلامی علی المذاہب الاربعہ(کوئٹہ: مکتبہ رشیدیہ، 2004ء)

18 SBP-IBD،2013،1سرکلر نمبر،www.SBP.org.pk(accessed on dated 07/03/ 2020)

19 وہبہ، الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ (دمشق: دارالفکر شام، (س۔ن)5: 2924

20 Meezan Bank guide to Islamic Banking

21 AAOIFIشریعہ سٹینڈرڈ، نمبر9، اجارہ واجارہ منتہیہ بالتملیک(بحرین:2010)ص141

22 SBP-IBD،2013،سرکلر نمبر1،www.SBP.org.pk(accessed on dated 07/03/ 2020)

23 محمد ایوب، Understanding Islamic Finance.، ویسٹ سوسکس، انگلینڈ، جان ولی اینڈ سنز لمیٹڈ، 2007ء

24 دی بینک آف خیبر، اسلامک بینکنگ، Conversion Plan of the Bank of Khyber –IBD، ص: 14

25 ایل گامال، محمود، Islamic Finance:Law,Economicsand Practice، کیمبرج یونیورسٹی پریس، نیویارک، 2006ء